

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگر

بنام۔

دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ۔

6 مئی 1997

ایس۔ پی۔ بھروچا، ایس۔ سی۔ سین اور ایم۔ جگنادھاراؤ، جسٹسز
محصولات کا قانون:

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944: ٹیرف آئٹم 14-اے اے (1)۔
ایکسائز ڈیوٹی۔ کمیشن کاربانڈ کا محصول، جو اسیٹیلین گیس کی پیداوار کے لیے تیار کیا جاتا ہے، لیکن
صفائی اور مناسب پیکنگ کی کمی کی وجہ سے فروخت کے قابل نہیں ہے۔ منعقد: اس طرح کا کمیشن کاربانڈ قابل
اخراج نہیں ہے۔

ایکسائز ڈیوٹی۔ لیوی آف کنڈیشن پریسینٹر۔ منعقد: محصول ہونے کے لیے، شے کو جیسا ہے ویسا ہی
مارکیٹنگ کے قابل ہونا چاہیے۔ یہ حقیقت کہ مزید پروسسنگ سے شے کو مارکیٹنگ کے قابل بنایا جا سکتا ہے،
مادی نہیں۔

جواب دہندہ کمپنی نے سال 1967 تک مارکیٹ میں کمیشن کاربانڈ تیار اور فروخت کیا۔ اس کے بعد
اس نے کمیشن کاربانڈ کا استعمال کیا جو اس نے اپنے اسیٹیلین گیس پلانٹ میں اسیٹیلین گیس کی پیداوار کے
عمل میں تیار کیا تھا۔ کمیشن کاربانڈ جو تیار کیا گیا تھا اسے بھٹی سے مائع کی شکل میں ٹیپ کیا گیا، ٹرے میں رکھا
گیا، ٹھنڈا اور ٹھوس ہونے دیا گیا اور اس کے بعد مطلوبہ سائز کے کیک میں توڑ دیا گیا۔ اس طرح کے کمیشن
کاربانڈ پر ایکسائز ڈیوٹی ادا کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے، مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ یہ مینوفیکچرنگ کی فیکٹری
میں اسیٹیلین گیس کی پیداوار کے لیے استعمال ہونے والی درمیانی مصنوعات ہونے کے ناطے قابل معافی
نہیں ہے۔

مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ اس کی فیکٹری میں پیدا ہونے والا کمیشن کاربانڈ ایک انٹرمیڈیٹ پروڈکٹ
تھا جسے اس طرح فروخت نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے یہ ایک ایکسائز ایبل اجناس نہیں تھا۔ اپیل کنندہ۔ محصول

نے دعویٰ کیا کہ زیر بحث کمیشن حقیقت میں مدعا علیہ کے ذریعہ 1967 تک فروخت کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ۔ محصول نے مزید دعویٰ کیا کہ مذکورہ کمیشن کاربانڈ کسی بھی صورت میں ٹیرف آئٹم 14 اے اے (1) کے تحت آتا ہے۔ اپیلٹ کلکٹر نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ کی فیکٹری میں پیدا ہونے والا مذکورہ کمیشن کاربانڈ قابل محصول ہے۔ اپیلٹ کلکٹر کے حکم کو حکومت بھارت نے نظر ثانی میں برقرار رکھا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے ایک رٹ دائر کی۔ "عدالت عالیہ کے سامنے درخواست، جس کی اجازت دی گئی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1.1. کلکٹر کے حکم سے پتہ چلتا ہے کہ کمیشن کاربانڈ جو مدعا علیہ کی طرف سے ایسیٹیلین گیس کی پیداوار میں مزید استعمال کے لیے تیار کیا گیا تھا وہ اتنی صفائی کا نہیں تھا جس کی وجہ سے اسے فروخت کے قابل بنایا جاسکے اور نہ ہی اسے اس طرح سے پیک کیا گیا تھا کہ اسے بازار کے قابل بنایا جاسکے، یعنی ہوا بند کنٹینرز میں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ لہذا، یہ ماننا پڑتا ہے کہ مدعا علیہ کے ذریعہ تیار کردہ کمیشن کاربانڈ قابل محصول نہیں ہے۔ (154- ایچ؛ 155- اے- بی)

موتی لیمینٹس پرائیویٹ لمیٹڈ بنام سی سی ای، (1995) 76 ای ایل ٹی 241 اور دھرانگدھرا کیمیکل ورکس لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا، (1997) 91 ای ایل ٹی 253، پر انحصار کیا۔
یونین آف انڈیا، بنام دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ، اے آئی آر (1963) ایس سی 791؛ ساؤتھ بہار شوگر ملز لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1968) 2 ایس سی 922؛ اے پی۔ سیب بنام سی سی ای، (1994) 2 ایس سی 428؛ یونین کاربانڈ انڈیا، لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا، (1986) 2 ایس سی 547؛ بھوراندسٹریز لمیٹڈ بنام سی سی ای، (1989) 1 ایس سی 602؛ ہندوستان پولیمرز بنام سی سی ای، (1989) 1 ایس سی 323 اور بھارتیہ کیبل کمپنی لمیٹڈ، کلکتہ بنام سی سی ای، (1994) 6 ایس سی 610 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.2. ٹیرف آئٹم 14- اے اے (1) موجودہ معاملے میں پرکشش نہیں ہے۔ وہ شے، جسے ایکسائز ڈیوٹی کا ذمہ دار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، ایک ایسی شے ہونی چاہیے جو بازار کے قابل ہونہ کہ ایسی شے جس کی مزید پروسیسنگ کے ذریعے بازار کے قابل بنایا جاسکے۔ (155- سی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1979 کی دیوانی اپیل نمبر 2062۔

دہلی عدالت عالیہ کے سی۔ ڈبلیو نمبر 1358 آف 1975 مورخہ 16.2.78 کے فیصلہ اور حکم

سے۔

اے۔ بی۔ دیوان، ایم۔ جی۔ ایس۔ مورتی، دلپ ٹنڈن، وی۔ کے۔ ورما، ایس۔ گنیش، آر۔ نارائن، اے۔ سارار، اے۔ مترا، ساجن نارائن برائے میسرز جے۔ بی۔ ڈی۔ اینڈ کمپنی اور سونو حاضر پارٹیوں کے لیے۔

عدالت درج ذیل فیصلے/ احکامات جاری کیے گئے:

ایس پی بھاروچا، جسٹس دہلی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے اور حکم پر پیدا ہونے والی یہ دیوانی اپیل 11 مارچ 1997 (1997) 91 ای ایل ٹی 230 کو ایک بڑے بنچ کو ارسال کی گئی تھی۔

جواب دہندہ کمپنی نے سال 1967 تک مارکیٹ میں کیلشیم کاربائیڈ تیار اور فروخت کیا۔ اس کے بعد اس نے کیلشیم کاربائیڈ کا استعمال کیا جو اس نے اپنے ایسیٹیلین گیس پلانٹ میں ایسیٹیلین گیس کی پیداوار کے عمل میں تیار کیا تھا۔ کیلشیم کاربائیڈ جو تیار کیا گیا تھا اسے بھٹی سے مائع کی شکل میں ٹیپ کیا گیا، ٹرے میں رکھا گیا، ٹھنڈا اور ٹھوس ہونے دیا گیا اور اس کے بعد مطلوبہ سائز کے کیک میں توڑ دیا گیا۔ اس طرح کے کیلشیم کاربائیڈ پر ایکسائز ادا کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے، مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ یہ مینوفیکچرنگ کی فیکٹری میں ایسیٹیلین گیس کی پیداوار کے لیے استعمال ہونے والی انٹرمیڈیٹ پروڈکٹ ہونے کے ناطے قابل محصول نہیں ہے۔ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ایکسائز، کوٹا ڈویژن کا حکم، مدعا علیہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے، اس نے اپیلٹ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز، نئی دہلی میں اپیل کو ترجیح دی۔ انہوں نے مدعا علیہ کی فیکٹری میں کیلشیم کاربائیڈ کی تیاری کے عمل کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور مشاہدہ کیا کہ انکوآزی نے مدعا علیہ کی اس دلیل کی تصدیق کی ہے کہ اس کی فیکٹری میں پیدا ہونے والا کیلشیم کاربائیڈ ایک درمیانی مصنوعات تھی اور اسے مدعا علیہ نے فروخت نہیں کیا تھا۔ انکوآزی میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ کیلشیم کاربائیڈ، جو ابتدائی طور پر کیک کی شکل میں تیار کیا گیا تھا، کمرے کے درجہ حرارت پر پہنچنے کے بعد چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ٹوٹ گیا تھا اور ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو فوری طور پر ایسیٹیلین گیس کی تیاری کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ اپیلٹ کلکٹر نے مزید کہا:

"یہ ان کی اس دلیل کی تصدیق کرتا ہے کہ کیلشیم کاربائیڈ بھارتیہ معیارات 1040/60 کے ذریعہ مقرر کردہ تفصیلات میں درکار صفائی کے مطابق تیار نہیں کیا جاتا ہے اور نہ ہی کاربائیڈ کو کسی بھی کنٹینر میں کسی بھی لمبائی تک ذخیرہ کرنے کے مقصد سے پیک کیا جاتا ہے۔

اپیلٹ کلکٹر نے نوٹ کیا کہ مارکیٹ میں فروخت ہونے والا کیلشیم کاربائیڈ ہوا بند کنٹینرز میں پیک کیا گیا تھا اور آئی ایس آئی کی خصوصیات کے مطابق تھا۔ تاہم، انہوں نے جواب دہندگان کی اس دلیل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ اس کی طرف سے تیار کردہ کیلشیم کاربائیڈ، جس کی مارکیٹنگ نہیں کی جا رہی ہے، ایک

ایکسٹرا ایبل اجناس نہیں ہے۔ ان کے خیال میں، ٹیرف آئٹم 14 اے اے (1) میں پائے جانے والے کیمیشیم کاربائیڈ کو کسی بھی تفصیل سے اہل نہیں کیا گیا تھا تا کہ جو اب دہندگان کی فیکٹری میں پیدا ہونے والا کیمیشیم کاربائیڈ قابل معافی ہو۔ ایپیلٹ کلکٹر کے حکم کو حکومت بھارت نے نظر ثانی میں برقرار رکھا۔ یہ پایا گیا کہ کیمیائی تفصیل اور جسمانی خصوصیات میں جو جو اب دہندہ کے ذریعہ تیار کیا گیا تھا وہ کیمیشیم کاربائیڈ تھا اس سے قطع نظر کہ یہ کسی وضاحت کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے دہلی عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور اپیل کے تحت حکم کے ذریعے رٹ پٹیشن کی اجازت دی گئی، یہ پایا گیا کہ مدعا علیہ ان کے ذریعہ تیار کردہ کیمیشیم کاربائیڈ قابل فروخت نہیں تھا۔

جب دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف یہ دیوانی اپیل دو فاضل ججوں کے بیچ کے سامنے سماعت تک پہنچی تو مدعا علیہ کی جانب سے وکیل نے موتی کیمینیٹس پریویٹ لمیٹڈ بنام کلکٹر آف سینٹرل ایکسٹرا احمد آباد (1995) 241 E.L.T 76 کے معاملے میں اس عدالت نے تین فاضل ججوں کے بیچ کے فیصلے پر انحصار کیا، اور دعویٰ کیا کہ وہ سامان جو تجارتی شے کے طور پر بازار میں قابل فروخت یا قابل قبول نہیں ہیں، ان پر ایکسٹرا ڈیوٹی نہیں لگائی جاسکتی۔ بیچ کا خیال تھا کہ موتی کیمینیٹس کے فیصلے پر انحصار کیے جانے کے بعد اس اپیل کی سماعت ایک بڑے بیچ کے ذریعے کی جانی چاہیے۔ کاغذات معزز چیف جسٹس کے سامنے رکھے جانے کے بعد، اپیل اب ہمارے سامنے رکھی گئی ہے۔

پہلا سوال جس پر ہم خود سے توجہ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا موتی کیمینیٹس کے فیصلے پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے، تین دانشور ججوں کی بیچ کی طرف سے بات کرتے ہوئے جے سہائی نے نوٹ کیا کہ آئین کے ساتویں گوشوارہ کی فہرست 1 کے اندراج 84 تو ضیعات کی بنیاد پر ان سامانوں پر ایکسٹرا ڈیوٹی عائد کی قابل تھی جو تیار یا تیار کیے گئے تھے، یہی وجہ تھی کہ سنٹرل ایکسٹرا اینڈ سالٹ ایکٹ کے دفعہ 3 کے تحت چارج تمام قابل محصول سامان پر تھا جو تیار یا تیار کیا گیا تھا۔ "ایکسٹرا ایبل گڈز" کے بیان محاورہ کی تعریف دفعہ 2 کی شق (ڈی) کے ذریعے گوشوارہ میں مخصوص سامان کے لیے کی گئی تھی۔ گوشوارہ میں سامان کو دو وسیع زمروں میں تقسیم کرنے کی اسکیم تھی، جن کے لیے مختلف اندراجات کے تحت نرخوں اور بقایا اندراج کے تحت سامان کا ذکر کیا گیا تھا۔ مذکورہ ایکٹ میں کام 'سامان' کی وضاحت نہیں کی گئی تھی لیکن اسے اس معنی میں سمجھنا تھا جس میں اسے گوشوارہ کے اندراج 84 میں استعمال کیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دفعہ 3 نے گوشوارہ میں مذکور تمام ایکسٹرا ایبل سامان پر ڈیوٹی عائد کی بشرطیکہ وہ تیار اور تیار کیے گئے ہوں۔ فاضل جج نے مزید کہا:

"لہذا، جہاں گوشوارہ میں اشیا کی وضاحت کی گئی ہے وہ قابل محصول اشیا ہیں لیکن آیا ایسی اشیا پر

ڈیوٹی عائد کی جاسکتی ہے، اس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ آیا وہ اس شخص کے ذریعہ تیار کی گئی تھی یا تیار کی گئی تھی جس پر ڈیوٹی عائد کرنے کی تجویز ہے۔ اس عدالت نے "تیار کردہ یا تیار کردہ" کے بیان محاورہ کی مزید وضاحت کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح تیار کردہ سامان کو بازار کاری کے امتحان کو پورا کرنا ہوگا۔ نچتا کسی ٹیکس دہندہ کے لیے یہ ثابت کرنے کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا ہے کہ اگرچہ وہ سامان جس میں وہ کاروبار کر رہا تھا گوشوارہ میں مذکور محصول شدہ سامان تھا لیکن ان پر ڈیوٹی نہیں لگائی جاسکتی کیونکہ وہ سامان نہیں تھے یا تو اس وجہ سے کہ وہ اس کے ذریعے تیار یا تیار نہیں کیے گئے تھے یا اگر وہ تیار یا تیار کیے گئے تھے تو وہ مارکیٹنگ یا مارکیٹنگ کے قابل نہیں تھے۔

9. ایکسائز کی ڈیوٹی پیداوار اور تیاری پر ہونے کی وجہ سے جس کا مطلب ہے کہ ایک نئی شے کو باہر لانا، یہ مضمحل ہے کہ ایسی اشیا قابل استعمال، قابل نقل و حرکت، قابل فروخت اور قابل فروخت ہونی چاہئیں۔ ڈیوٹی مینوفیکچرنگ یا پروڈکشن پر ہوتی ہے لیکن پروڈکشن یا مینوفیکچرنگ اس طرح کے سامان کو فروخت کے لیے مارکیٹ میں لے جانے کے لیے کی جاتی ہے۔ اسے پیداوار یا تیاری سے جوڑ کر ایکسائز ڈیوٹی عائد کرنے کا واضح جواز یہ ہے کہ اس طرح تیار کردہ سامان ایک الگ شے ہونی چاہیے جسے عام بول چال میں یا تجارتی برادری کے لیے خرید و فروخت کے مقاصد کے لیے جانا جاتا ہے۔

یونین آف انڈیا بنام دہلی کلا تھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ، اے آئی آر (1963) ایس سی 791؛ ساؤتھ بہار شوگر ملز لمیٹڈ بنام ساؤتھ بہار شوگر ملز لمیٹڈ میں اس عدالت فیصلوں پر مذکورہ بالا نتائج کے لیے اعتبار کو رکھا گیا تھا۔ یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1968) ایس سی 922؛ اے۔ پی۔ سیب بنام سی۔ سی۔ ای، (1994) 2 ایس۔ سی۔ سی۔ 428؛ یونین کار بانڈ انڈیا لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا (1986) 2 ایس سی سی 547؛ بھور انڈسٹریز لمیٹڈ بنام سی۔ سی۔ ای۔ (1989) 1 ایس۔ سی۔ سی۔ 602؛ ہندوستان پولیمرز بنام سی سی ای، (1989) 1 ایس سی سی 323 اور بھارتیہ کیبل کمپنی لمیٹڈ، کلکتہ بنام سنٹرل ایکسائز کلکتہ اور دیگر کے کلکٹر (1994) 6 ایس سی سی 610۔

ہم نے موتی لیمینٹس کے فیصلے کو احتیاط سے دیکھا ہے اور فاضل وکلاء کو سنا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ موتی لیمینٹس کے فیصلے میں ظاہر کردہ نظریہ پہلے کے فیصلوں پر مبنی ہے۔ اس کے بعد اس عدالت نے اس کی توثیق کی ہے۔ ہم بعد میں ایسے ہی ایک فیصلے کا حوالہ دے سکتے ہیں، دھرانگدھرا کیمیکل ورکس لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا (1997) 91 ای۔ ایل۔ ٹی۔ 253 اور وہ بھی تین فاضل ججوں کی بنچ کے ذریعے۔ ہمیں موتی لیمینٹس کے فیصلے کے تناسب کی درستگی کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہم اپیل کو اس بنیاد پر آگے

بڑھاتے ہیں کہ اس میں صحیح قانون کا تعین کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ جواب دہندگان کے ذریعہ تیار کیشیم کاربائیڈ قابل فروخت ہے اور اس نے اپیلٹ کلکٹر اور حکومت بھارت کے احکامات پر اس کی طرف سے انحصار کیا، جس کا ہم نے حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ جواب دہندگان کے ذریعہ تیار کردہ کیشیم کاربائیڈ حقیقت میں 1967 تک فروخت کیا گیا تھا۔

کلکٹر کے حکم سے پتہ چلتا ہے کہ کیشیم کاربائیڈ جو مدعا علیہ کی طرف سے ایسیٹیلین گیس کی پیداوار میں مزید استعمال کے لیے تیار کیا گیا تھا وہ اتنی صفائی کا نہیں تھا جس کی وجہ سے اسے فروخت کے قابل بنایا جاسکے اور نہ ہی اسے اس طرح سے پیک کیا گیا تھا کہ اسے بازار کے قابل بنایا جاسکے، یعنی ہوا بند کنٹینرز میں۔ یہ حقیقت کی دریافت ہے۔ موتی کیمینٹس کے فیصلے کے تناسب کو اس پر لاگو کرتے ہوئے، ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ جواب دہندگان کی طرف سے تیار کردہ کیشیم کاربائیڈ قابل صفائی نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ ٹیرف انٹری 14 اے اے (1) کو راغب کیا گیا تھا، جو بھی مزید عمل ہو کہ مدعا علیہ کے ذریعہ تیار کردہ کیشیم کاربائیڈ کو صاف کرنے یا پیکیجنگ کے ذریعے گزرنا پڑ سکتا ہے وہ مزید تیاری کے مترادف نہیں ہوگا۔ ہم اس سادہ سی وجہ سے اس بات پر متفق نہیں ہو سکتے کہ جس شے کو ایکسائز ڈیوٹی کا ذمہ دار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے وہ ایسی شے ہونی چاہیے جو بازار میں فروخت کے قابل ہونے کہ ایسی شے جسے مزید پروسیسنگ کے ذریعے بازار میں فروخت کیا جاسکے۔

نتیجے میں، اپیل کو اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل استدعا کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے ریکارڈ پر موجود وکیل کو کوئی ہدایات نہیں دی ہیں۔ لہذا، اپیلوں کو قانونی چارہ جوئی کی کمی کی وجہ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

مداخلت کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

وی ایس ایس۔

اپیلوں کو مسترد کر دیا گیا اور درخواست کو نمٹا دیا گیا۔